# مناجات!!

از: امام ابن القیم

اردو استفادہ: حامد کمال الدین

'صفات' کا مسئلہ علم الکلام اور عقیدہ کی جدلیاتی کتب نے ایک خشک موضوع بنادیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ 'اسماء وصفات' کا درجہ 'ربوبیت' اور 'الوہیت' کے بعد آتا ہے۔ مگر ایک لحاظ سے یہ سب سے پہلے ہے۔ اللہ کا صحیح تعارف ہی اس کو رب اور الٰہ ماننے کا سبب بنتا ہے۔ اس ہستی کی پہچان کا بہترین ذریعہ قرآن ہے۔ جس میں ڈوبنا اور ڈوب کر پڑھنا دنیا کی پر لطف ترین نعمت ہے۔ حبیب بن عبداللہ البجلی اور عبداللہ بن عمر کہتے ہیں:

''ہم ایمان سیکھتے، پھر قرآن سیکھتے، تو ہمارے ایمان میں اضافہ ہوتا''۔ (مختصر الصواعق المرسلہ)

قارئین! قرآن سے ایمان سمجھنے کیلئے آیئے امام ابن قیم کی ایک مجلس میں شرکت کریں!!

انسان پیدا ہوا تو اس کی فطرت میں ایک نور بھرا گیا۔ یہی زمین پر زندگی اور ہدایت کا اصل سبب ہے۔ اس نور کی امانت انسان کی فطرت کو سونپی گئی۔ مگر چونکہ یہ انسان کی درماندگی کا تنہا علاج نہ تھا، سو اسے جلا دینے کو آسمان سے ایک اور نور اور ایک روح انبیاء کے جلو میں اتری، جسے فطرت اپنے سابقہ نور کی مدد سے پالیتی رہی۔ تب نبوت کی ضوفشانی سے فطرت کی مشعلیں جل اٹھیں۔ فطرت کے نور پر وحی کا نور! نور علی نور!.... پھر کیا تھا!؟ دل روشن ہوئے۔ چہرے دمکنے لگے۔ پژمردہ روحوں کو زیست کی تازگی ملی۔ جبین نیاز میں تڑپتے سجدے حقیقت بندگی سے آشنا ہوئے۔ آسمان کی روشنی سے دل خیرہ ہوئے تو پھر زمین کے قمقمے جلنے نہ پائے۔ ایک بصیرت تھی کہ دل کی آنکھ چشم ظاہر سے آگے دیکھنے لگی۔ یقین کا نور ایمان کے سب حقائق منکشف کرنے لگا۔ پھر دل تھے گویا رحمن کے عرش کو پورے جہان سے اوپر دیکھتے ہیں۔ اس عرش کے اوپر انکے رب نے استوا فرما رکھا ہے۔ ہو بہو جیسے اسکی

کتاب اور اسکے رسول نے خبر دی ہے۔ وہ اس عرش عظیم کے اوپر سے اپنے رب کو آسمان وزمین میں فرماں روا پاتے ہیں۔ جو وہیں سے حکم صادر فرماتا ہے۔ مخلوق کو چلاتا ہے۔ روکتا اور ٹوکتا ہے۔ بے حد وحساب خلقت کو وجود دیئے جاتا ہے۔ پھر ہر ایک کو کھلاتا اور رزق دیتا ہے۔ مارتا اور جلاتا ہے۔ فیصلے کرتا ہے جنکا کوئی حساب نہیں۔ کوئی فیصلہ نہیں جو اس عرش کے اوپر سے صادر ہو پھر دنیا میں لاگو نہ ہو پائے وہ کسی کو عزت وتمکنت دے۔ تو کسی کو ذلت ورسوائی۔

رات پلٹتا ہے تو دن الٹتا ہے۔ گردش ایام میں بندوں کے دن بدلتا ہے۔ تخت الٹتا ہے' سلطنتیں زیروزبر کرتا ہے ایک کو لاتا ہے تو دوسرے کو گراتا ہے۔ فرشتے پروں کے پرے' حکم لینے کو اسکے حضور چڑھتے ہیں۔ قطار اندر قطار حکم لے لے کر نازل ہوئے جاتے ہیں۔ احکامات ہیں کہ تانتا بندھا ہے۔ آیات اور نشانیوں کی بارش ہوئی جاتی ہے۔ اسکے فرمان کو اس کی مرضی کی دیر ہے کہ نافذ ہوا جاتا ہے۔ وہ جو چاہے' وہ جیسے چاہے۔ وہ جس وقت چاہے' جس رخ سے چاہے' ہو جاتا ہے۔ نہ کوئی کمی ممکن ہے نہ بیشی' تاخیر ہو سکتی ہے نہ تقدیم۔ اسی کا حکم چلتا ہے آسمانوں کی پہنائیوں میں زمین کی تنہائیوں میں۔ روئے زمین سے پاتال تک' وہ ہر لمحہ ہر نفس کا فیصلہ کرتا ہے۔ ہر سانس کا فیصلہ ہوتا ہے' ہر لقمے ہر نوالے کا فیصلہ ہوتا ہے۔ ہر نیا دن' ہر نئی صبح اور نئی شام' وہ چاہے تو دیکھنا نصیب ہوتی ہے۔ بحر و بر کا ہر ذی روح اسکا رہین التفات ہے۔ جہان کے ہر کونے ہر ذرے کی قسمت ہر لمحہ طے ہوتی ہے۔ پورے جہان کو وہ جیسے چاہے الٹتا اور پلٹتا ہے۔ پھیرتا اور بدلتا ہے۔ ہر چیز کو علم سے محیط ہے۔ ہر چیز کو گن گن کے شمار رکھتا ہے۔ اسکی رحمت اور حکمت کو ہر چیز پہ وسعت ہے۔ وہ جہان بھر کی آوازیں بآسانی سن لیتا ہے۔ کیسی کیسی زبانیں ہونگی؟ کیسی کیسی فریادیں ہونگی؟ مگر وہ زمین وآسمان کے ہر کونے سے ہر لمحہ اٹھنے والا یہ مسلسل شور سنتا جاتا ہے۔ اس آہ وفغاں میں ہر ایک کی الگ الگ سنتا ہے اور صاف پہچان جاتا ہے ان سب کی بیک وقت سنتا ہے اور کسی ایک سے غافل نہیں!!۔ پاک ہے اس سے کہ التجائوں کے ازدحام میں اسکی سماعت کبھی چوک جائے۔ یا حاجتمندوں کی آہ وفریاد میں کبھی جواب دینا اسکو مشکل پڑ جائے۔ اسکی نگاہ محیط ہر چیز دیکھتی ہے۔ وہ رات کی تاریکی میں' اندھیری چٹان پر' سیاہ چیونٹی کے قدموں کی آہٹ پالیتا ہے۔ ہر غیب اسکے لئے شہادت ہے۔ کوئی راز اس کے لئے راز نہیں وہ پوشیدہ سے پوشیدہ تر کو جان لیتا ہے۔ اسے وہ ہر راز معلوم ہے جو لبوں سے کوسوں دور ہو۔ جو دل کے گہرے کنویں میں دفن

ہو یا خیال کی آہٹ سے بھی پرے ہو۔ بلکہ وہ راز وجود پانے سے پہلے اسے معلوم ہوتا ہے کہ کب اور کیسے وہ اس دل میں وجود پائے گا۔

تخلیق اس کی ، حکم اسکا۔ ملک اسکا‘ حمد اسکی۔ دنیا اسکی‘ آخرت اسکی۔ نعمت اسکی‘ فضل اسکا۔ تعریف اسکی‘ شکر اسکا۔ بادشاہی اسکی‘ فرمانروائی اسکی۔ حمد وستائش اسکی، اقتدار اسکا۔ ہر خیر اسکے ہاتھ میں۔ ہر چیز پلٹے تو اسی کی طرف‘ اسکی قدرت ہر چیز پر محیط.... کہ کچھ اس سے ماورا نہیں۔ اسکی رحمت ہر چیز سے وسیع ہے۔ ہر نفس اسکی نعمت کے بار سے دبی ہے‘ پر شکر سے یوں عاجز کہ اس عاجزی کے اظہار کو بندگی کی معراج جانے!!۔

يَسْئَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (الرحمن ٢٩)

”زمین اور آسمانوں کی ہر مخلوق ایک اسی کی سوالی ہے۔ ہر آن وہ نئی شان میں ہے“۔

وہی گناہگاروں کو معاف کرے۔ غمزدوں کو آسودہ کرے۔ اضطراب کو چین میں بدلے۔ وہ چاہے تو چتہ کو بے چتا کردے۔ درماندوں کو وہی فیض بخشے‘ فقیروں کو تونگری دے تو امیروں کو فاقے دکھادے۔ جاہلوں کو سکھائے تو بے علموں کو پڑھائے۔ گمراہوں کو سدھائے تو بھٹکے ہوئوں کو سجھائے۔! دکھی کو سکھ دے تو وہ۔ اسیروں کو قید کی ظلمت سے چھڑائے تو وہ۔ عرش پر سے وہ زمین کے بھوکوں کو کھلائے۔ پیاسوں کو پلائے۔‘ ننگوں کو پہنائے۔ بیماروں کو شفایاب کرے۔ آفت زدوں کو نجات دے۔ تائب کو باریاب کرے۔ نیکی اور پارسائی کا جواب نوازشوں کی بارش سے دے۔ وہی مظلوم کی نصرت کرے۔ ظالم کی کمر توڑے۔ ناتوانوں کا بوجھ سہارے۔ اپنے بندوں کے عیب بندوں سے چھپالے۔ دلوں کے خوف دور کرے اور اپنے بندوں کا بھرم رکھے۔ امتوں اور جماعتوں میں سے کسی کو بلند کرے تو کسی کو پست!۔

وہ کبھی نہیں سویا‘ نہ سونا اسکو لائق ہے! وہ اپنی رعیت کا ہمہ وقت نگران ہے۔ وہ کسی کو عزت دیے جاتا ہے تو کسی کو ذلت۔ رات کے اعمال دن سے پہلے اسکی جانب بلند ہوئے جاتے ہیں اور دن کے اعمال رات سے پہلے۔ اسکا حجاب ایک نور بیکراں ہے۔ جسے وہ ہٹادے تو اسکے رخ کا نور ہر چیز بھسم کردے۔ اسکا دست کشادہ اور فراخ

ہے۔ جو خرچ کرنے اور لٹانے سے کبھی تنگ ہونے کا نہیں! وہ صبح شام لٹاتا ہے۔ جب سے مخلوق پیدا ہوئی وہ لٹائے جاتا ہے۔ پر اسکے ہاں کمی آنے کا سوال نہیں!۔

بندوں کے دل اور پیشانیاں اسکی گرفت میں ہیں۔ جہاں بھر کی زمام اسکے قضا و قدر سے بندھی ہے۔ روز قیامت پوری زمین اسکی ایک مٹھی ہو گی تو سارے کے سارے آسمان لپٹ کر اسکے دست راست میں آ رہیں گے۔ وہ اپنے ایک ہاتھ میں سب آسمانوں اور زمین کو پکڑ لے گا۔ پھر انکو لرزائے گا پھر فرمائے گا۔ ”میں ہوں بادشاہ! میں ہوں شہنشاہ! دنیا کہیں نہ تھی تو میں نے بنائی۔ میں ہی اسکو دوبارہ تخلیق کرتا ہوں“! ۔

کوئی گناہ اتنا بڑا نہیں کہ وہ معاف نہ کر پائے' بس دیر ہے تو پشیمانی کی! کوئی حاجت نہیں جسے پورا کرنا اس کے بس سے باہر ہو جائے' بس دیر ہے تو سوال کی! زمین و آسمان کی اول و آخر سب مخلوقات' سب انس و جن' کبھی دنیا کے پارساترین شخص جتنے نیک دل ہو جائیں' اسکی بادشاہت اور فرمانروائی اتنی بڑی ہے کہ اس سے ذرہ بھر بھی نہ بڑھے۔ اور اگر یہ سب مخلوقات' سب انس و جن دنیا کے کسی بدکارترین شخص جتنے کوڑھ دل ہو جائیں تب اسکی فرمانروائی میں ذرہ بھر فرق نہ آئے! اگر زمین و آسمان کی اول و آخر سب مخلوقات' سب انس و جن' سب زندہ و مردہ کسی میدان عظیم میں مجمع لگا کر اس سے سوال کرنے لگیں' پھر ایک ایک اسکے در سے من کی مراد پاتا جائے' تب اسکے خزانوں میں ذرہ بھر کمی آنے کا تصور نہیں! روئے زمین کا ہر شجر جو کرہ ارض پہ آج تک پایا گیا یا رہتے دم تک وجود پائے۔ اقلام کی صورت اختیار کرے' سمندر.... جسکے ساتھ سات سمندر اور ہوں.... روشنائی بنیں' پھر لکھائی شروع ہو تو یہ قلمیں فنا ہو جائیں' یہ روشنائی ختم ہو جائے' مگر خالق کے کلمات ختم ہونے میں نہ آئیں! اسکے کلمات ختم بھی کیسے ہوں جنکی کوئی ابتدا ہے نہ انتہا! جبکہ سب مخلوقات ابتدا اور انتہا کی اسیر ہیں۔ سو ختم ہو گی تو مخلوق! فنا ہو گی تو مخلوق! خالق کو کوئی فنا ہے نہ زوال!!۔

وہ اول ہے جس سے پیشتر کچھ نہیں! وہ آخر ہے جس کے بعد کچھ نہیں! وہ ظاہر ہے جس سے اوپر کچھ نہیں! وہ باطن ہے جس سے پرے کچھ نہیں! وہ بلند ہے! وہ پاک ہے! ذکر ہو تو بس اسی کا! عبادت ہو تو ایک اسی کی! حمد ہو تو اسی کی! شکر ہو تو اسی کا۔ فریادرسی ایک اسی کی شان ہے۔ وہ شہنشاہ مہربان ہے! سوال پورا کرنے میں کوئی اس

سے بڑھ کر فیاض نہیں ! قدرت انتقام رکھ کر بے پروائی سے بخش دینا اسکو انتقام لینے سے عزیز تر ہے۔ اک وہی ہے جس کے در سے تہی دست لوٹ آنا محال و مستحیل ہے۔ وہی ہے جو انتقام بھی لے تو عادل ترین ہو۔ اسکا حلم و بردباری کبھی لاعلمی کا نتیجہ نہیں ! اسکا عفو و مغفرت کسی بے بسی پر مبنی نہیں ! وہ بخشش کرے تو اپنے عزت و جلال اور تمکنت کی بنا پر۔ کسی کو دینے سے انکار کرے تو اپنی حکمت و دانائی کی بنا پر۔ وہ کسی کو دوست رکھے تو محض اپنے احسان سے' اور عزیز جانے تو صرف اپنی رحمت سے ! !۔

بندوں کا اس پر کوئی حق ہے نہ زور۔ پر وہ خود ہی بے پایاں مہربان ہے ! کوئی محنت اسکے حضور اکارت نہ ہو پائے۔ وہ کسی کو عذاب دے تو اسکے عدل کا تقاضا ہو۔ کسی پر مہربان ہو تو محض اپنے فضل سے ! اسکا نام کریم ہے۔ اسکا کرم وسیع ہے' اور اسکی رحمت اسکے غضب پہ بھاری ہے۔

وہ بادشاہ مطلق ہے۔ کوئی اسکا شریک نہیں۔ وہ تنہا و یکتا ہے' کوئی اسکا ہمسر نہیں ! وہ غنی ولازوال ہے۔ کوئی اسکا پشتبان اور سہارا نہیں ! وہ صمد اور بے نیاز ہے۔ کوئی اسکی اولاد نہیں' کوئی شریک حیات نہیں ! وہ بلند و عظیم ہے' کوئی اسکا شبیہ نہیں' کوئی ہم نام و ہم صفت نہیں ! اسکے رخ انور کے سوا ہر چیز ہلاک ہو جانے والی ہے۔ اسکی بادشاہت کے سوا ہر ملک کو زوال آنا ہے۔ اسکے سائے کے سوا ہر سائے کو سمٹ جانا ہے۔ اسکے فضل کے سوا ہر فضل کو فنا ہے۔ اسکی اطاعت بھی اسکے اذن اور اسکے فضل کے بنا ممکن نہیں ! اسکی اطاعت ہو تو وہ قدردان ہوتا ہے ! نافرمانی ہو تو درگزر اور بخشش سے مہربان ہوتا ہے۔ وہ کبھی پکڑ لے تو عدل ہو گا۔ وہ بخش دے تو فضل ہو گا۔ وہ انعام میں خلد بریں سے نواز دے تو احسان ہو گا ! ! وہ سب سے قریب گواہ ہے۔ وہ سب سے نزدیک محافظ ہے۔ چاہے تو دل کے ارادوں میں حائل ہو جائے ! پیشانیوں سے پکڑ لیتا ہے۔ ایک ایک بات لکھتا ہے۔ قدم کا ہر نشان محفوظ کئے جاتا ہے۔ ہر نفس کی اجل لکھتا ہے۔ ہر چیز کی میعاد رکھتا ہے۔ سینوں میں چھپے دل اسکے لئے کھلی کتاب ہیں۔ کوئی راز اسکے لئے راز نہیں۔ ہر غیب اسکے لئے شہادت ہے۔ بڑی سے بڑی بخشیش بس اسکے کہہ دینے پر موقوف ہے۔ اسکا عذاب اسکے قول کے اشارے کا منتظر ہے۔ کائنات میں ہر امر کو اسکے 'کن' کی دیر ہے۔ پھر وہ جو کہہ دے سو ہو جاتا ہے !۔

(یس:82) إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

سو جس دل پر اسکے معبود کی صفات یوں جلوہ گر ہوں، جس قلب میں قرآن کا یہ نور یوں جلوہ افروز ہو اسکی دنیا میں کسی اور کا دیا کیونکر جلتا رہے؟ اسے امید کی کرن کسی اور روزن سے کیونکر ملے!؟ پھر مخلوق اس کی نگاہ میں کیونکر جچے!؟ بھروسہ! ایمان کی یہ حقیقت لفظوں سے کہیں بلند ہے۔ خیال کی پہنچ سے کہیں اوپر ہے۔ بس اسکا ذکر ہی اس دل کو بقعہ نور کرتا ہے۔ چہروں کی تمازت اسی کے دم سے ہے۔ پیشانیاں روشن ہونگی تو اس کی بدولت! دنیا میں یہی نور اس بندے کی متاع عزیز ہے جو بندگی کا خوگر ہو۔ یہی روشنی اسکی برزخ اور حشر کا توشہ ہے۔ جس دل میں قرآن کا یہ چراغ جلے، اور جس قدر جلے، اسکی زبان اور سیرت دنیا کو اتنا ہی روشن کرے گی۔ ظلمتوں کی رو سیاہی اسی روشنی سے دھلے گی۔ دنیا میں یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی، یہی روشنی پھر آخرت میں دلیل و برھان ہو گی ایسے مومن بھی ہیں جنکے اعمال سوئے عرش بلند ہوں تو سورج کی مانند روشن ہوں۔ پھر جب روح اپنا جسد چھوڑ کر اس کے حضور باریاب ہونے کو آسمانوں میں چڑھے تو فضائیں اسکی راہ میں روشن ہوتی جائیں۔ اور جو قیامت کے روز اس روشن چہرے کو روپ ملے گا وہ تو پھر نظارۂ خلائق ہو گا۔۔۔

اے اللہ! بس تجھی سے امید ہے اور تجھی پر بھروسہ!

(ماخوذ از: الوابل الصیب من الکلم الطیب۔ طبع دار البیان للتراث ص ۸۷۔ ۹۱)

اردو استفادہ: کمال الدین

اللہم انا نسئلک علما نافعا، وقلبا خاشعا، وعملا متقبلا، ورزقا طیبا.. ونعوذ بک من علم لا ینفع، وقلب لا یخشع، وعین لا تدمع، ونفس لا تشبع، ودعاءلا یستجاب لہ

.................................